

گے اور شریف گھتے جائیں گے۔ اس زمانہ کے لوگ بھیڑیے ہوں گے اور حکمران درندے، درمیانی طبقہ کے لوگ کھاپی کر مست رہنے والے اور فقیر و نادار بالکل مردہ، سچائی ڈب جائے گی اور جھوٹ ابھر آئے گا، محبت (کی لفظیں) صرف زبانوں پر آئیں گی اور لوگ دلوں میں ایک دوسرے سے کشیدہ رہیں گے، نسب کا معیار زنا ہوگا، عفت و پاکدامنی نرالی چیز سمجھی جائے گی اور اسلام کا لبادہ پوسٹین کی طرح الٹا اوڑھا جائے گا۔

--☆☆--

### خطبہ (۱۰۷)

ہر چیز اس کے سامنے عاجز و سرنگوں اور ہر شے اس کے سہارے وابستہ ہے۔ وہ ہر فقیر کا سرمایہ، ہر ذلیل کی آبرو، ہر کمزور کی توانائی اور ہر مظلوم کی پناہ گاہ ہے۔ جو کہے اس کی بات بھی وہ سنتا ہے اور جو چپ رہے اس کے بھید سے بھی وہ آگاہ ہے۔ جو زندہ ہے اس کے رزق کا ذمہ اس پر ہے اور جو مر جائے اس کا پلٹنا اسی کی طرف ہے۔ (اے اللہ!) آنکھوں نے تجھے دیکھا نہیں کہ تیری خبر دے سکیں، بلکہ تُو تو اس وصف کرنے والی مخلوق سے پہلے موجود تھا۔

تو نے (تہائی کی) وحشتوں سے اکتا کر مخلوق کو پیدا نہیں کیا اور نہ اپنے کسی فائدے کے پیش نظر ان سے اعمال کرائے۔ جسے تو گرفت میں لانا چاہے وہ تجھ سے آگے بڑھ کر جانیں سکتا اور جسے تو نے گرفت میں لے لیا پھر وہ نکل نہیں سکتا۔ جو تیری مخالفت کرتا ہے ایسا نہیں کہ وہ تیری فرمانروائی کو نقصان پہنچائے اور جو تیری اطاعت کرتا ہے وہ تیرے ملک (کی وسعتوں) کو بڑھا نہیں دیتا اور جو تیری قضا و قدر پر گبڑا اٹھے وہ تیرے امر کو رد نہیں کر سکتا اور جو تیرے حکم سے منہ موڑ لے وہ تجھ سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ ہر چھی ہوئی چیز تیرے لئے ظاہر اور

وَ تَغِيضُ الْكَرَامُ غِيضًا، وَ كَانَ أَهْلُ ذَلِكَ الزَّمَانِ ذُنَابًا، وَ سَلَطِينُهُ سِبَاعًا، وَ أَوْسَاطُهُ أَكَلًا، وَ فَقَرَاءَةُ أُمُوتًا، وَ غَارَ الصِّدْقِ، وَ فَاضَ الْكِذْبِ، وَ اسْتُعْمِلَتِ الْمَوَدَّةُ بِاللِّسَانِ، وَ تَشَاجَرَ النَّاسُ بِالْقُلُوبِ، وَ صَارَ الْفُسُوقُ نَسَبًا، وَ الْعَفَافُ عَجَبًا، وَ لُبْسَ الْإِسْلَامِ لُبْسَ الْفِرِّوْ مَقْلُوبًا.

-----☆☆-----

### (۱۰۷) وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كُلُّ شَيْءٍ خَاشِعٌ لَهُ، وَ كُلُّ شَيْءٍ قَائِمٌ بِهِ: غَنَى كُلٌّ فَقِيرٌ، وَ عَزُّ كُلٌّ ذَلِيلٌ، وَ قُوَّةُ كُلِّ ضَعِيفٍ، وَ مَفْرَعُ كُلِّ مَلْهُوفٍ، مَنْ تَكَلَّمَ سَبَحَ نُطْقَهُ، وَ مَنْ سَكَتَ عَلِمَ سِرَّهُ، وَ مَنْ عَاشَ فَعَلِيهِ رِزْقُهُ، وَ مَنْ مَاتَ فَآلِيهِ مُنْقَلَبُهُ. لَمْ تَرَكَ الْعِيُونَ فَتُخْبِرَ عَنْكَ، بَلْ كُنْتَ قَبْلَ الْوَاصِفِينَ مِنْ خَلْقِكَ. لَمْ تَخْلُقِ الْخَلْقَ لَوْحْشَةٍ، وَ لَا اسْتَعْمَلْتَهُمْ لِمَنْفَعَةٍ، وَ لَا يَسْبِقُكَ مَنْ طَلَبْتَهُ، وَ لَا يُغْلِبُكَ مَنْ أَخَذْتَ، وَ لَا يَنْقُصُ سُلْطَانَكَ مَنْ عَصَاكَ، وَ لَا يَزِيدُ فِي مَلِكِكَ مَنْ أَطَاعَكَ، وَ لَا يَرُدُّ أَمْرَكَ مَنْ سَخَطَ قَضَاءَكَ، وَ لَا يَسْتَعِينِي عَنْكَ مَنْ تَوَلَّى عَنْ أَمْرِكَ، كُلُّ سِرِّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ، وَ كُلُّ غَيْبٍ

ہر غیب تیرے سامنے بے نقاب ہے۔

تو ابدی ہے جس کی کوئی حد نہیں اور تو ہی (سب کی) منزل منتہا ہے کہ جس سے کوئی گریز کی راہ نہیں اور تو ہی وعدہ گاہ ہے کہ تجھ سے چھٹکارا پانے کی کوئی جگہ نہیں مگر تیری ہی ذات۔ ہر راہ چلنے والا تیرے قبضہ میں ہے اور ہر ذی روح کی بازگشت تیری طرف ہے۔

سبحان اللہ! یہ تیری کائنات جو ہم دیکھ رہے ہیں، کتنی عظیم الشان ہے اور تیری قدرت کے سامنے ان کی عظمت کتنی کم ہے اور یہ تیری بادشاہت جو ہماری نظروں کے سامنے ہے کتنی پر شکوہ ہے۔ لیکن تیری اس سلطنت کے مقابلہ میں جو ہماری نگاہوں سے اوجھل ہے کتنی حقیر ہے اور دنیا میں یہ تیری نعمتیں کتنی کامل وہمہ گیر ہیں مگر آخرت کی نعمتوں کے سامنے وہ کتنی محض ہیں۔

[اسی خطبہ کا ایک جزیہ ہے]

تو نے فرشتوں کو آسمانوں میں بسایا اور انہیں زمین کی سطح سے بلند رکھا۔ وہ سب مخلوق سے زیادہ تیری معرفت رکھتے ہیں اور سب سے زیادہ تجھ سے ڈرتے ہیں اور سب سے زیادہ تیرے مقرب ہیں۔ نہ وہ صلیبوں میں ٹھہرے، نہ شکموں میں رکھے گئے، نہ ذلیل پانی (نطفہ) سے ان کی پیدائش ہوئی اور نہ زمانہ کے حوادث نے انہیں منتشر کیا۔ وہ تیرے قرب میں اپنے مقام و منزلت کی بلندی اور تیرے بارے میں خیالات کی یکسوئی اور تیری عبادت کی فراوانی اور تیرے احکام میں عدم غفلت کے باوجود اگر تیرے راز ہائے قدرت کی اس تہ تک پہنچ جائیں کہ جو ان سے پوشیدہ ہے، تو وہ اپنے اعمال کو بہت ہی حقیر سمجھیں گے اور اپنے نفسوں پر حرف گیری کریں گے

عِنْدَكَ شَهَادَةٌ.

أَنْتَ الْآبَدُ فَلَا أَمَدَ لَكَ، وَأَنْتَ الْمُنتَهَى  
فَلَا مَحِيصَ عَنكَ، وَأَنْتَ الْمَوْعَدُ فَلَا مَنْجِي  
مِنَكَ إِلَّا إِلَيْكَ، بِيَدِكَ نَاصِيَةُ كُلِّ دَابَّةٍ، وَ  
إِلَيْكَ مَصِيرُ كُلِّ نَسَمَةٍ.

سُبْحَانَكَ مَا أَعْظَمَ مَا نَرَى مِنْ خَلْقِكَ!  
وَمَا أَصْغَرَ عِظَمَهُ فِي جَنْبِ قُدْرَتِكَ! وَمَا  
أَهْوَلَ مَا نَرَى مِنْ مَلَكُوتِكَ! وَمَا أَحَقَّرَ  
ذَلِكَ فِيمَا غَابَ عَنَّا مِنْ سُلْطَانِكَ! وَمَا  
أَسْبَغَ نِعَمَكَ فِي الدُّنْيَا، وَمَا أَصْغَرَهَا فِي  
نِعْمِ الْآخِرَةِ!

[مِنْهَا]

مِنْ مَلَكِيَّةٍ أَسْكَنْتَهُمْ سَمَوَاتِكَ، وَ  
رَفَعْتَهُمْ عَنِ أَرْضِكَ، هُمْ أَعْلَمُ خَلْقِكَ بِكَ،  
وَ أَحْوَفُهُمْ لَكَ، وَ أَقْرَبُهُمْ مِنْكَ. لَمْ  
يَسْكُنُوا الْأَصْلَابَ، وَ لَمْ يُضْمِنُوا الْأَرْحَامَ،  
وَ لَمْ يُخْلَقُوا ﴿مِنْ مَاءٍ مَّهِينٍ﴾، وَ لَمْ  
يَتَشَعَّبْهُمْ رَبُّ الْمُنُونِ، وَ إِنَّهُمْ عَلَى  
مَكَانِهِمْ مِنْكَ، وَ مَنَزِلَتِهِمْ عِنْدَكَ، وَ  
اسْتَجْمَاعَ أَهْوَاءِهِمْ فِيكَ، وَ كَثْرَةَ طَاعَتِهِمْ  
لَكَ، وَ قِلَّةَ غَفْلَتِهِمْ عَنِ أَمْرِكَ، لَوْ عَايَنُوا  
كُنْهَ مَا خَفِيَ عَلَيْهِمْ مِنْكَ لَحَقَرُوا  
أَعْمَالَهُمْ، وَ لَزَرُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ، وَ لَعَرَفُوا

اور یہ جان لیں گے کہ انہوں نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا اور نہ کماحقہ تیری اطاعت کی ہے۔

میں خالق و معبود جانتے ہوئے تیری تسبیح کرتا ہوں۔ تیرے اس بہترین سلوک کی بنا پر جو تیرا اپنے مخلوقات کے ساتھ ہے۔ تو نے ایک ایسا گھر (جنت) بنایا ہے کہ جس میں مہمانی کیلئے کھانے پینے کی چیزیں، حوریں، غلمان، محل، نہریں، بھیت اور پھل مہیا کئے ہیں۔

پھر تو نے ان نعمتوں کی طرف دعوت دینے والا بھیجا، مگر نہ انہوں نے بلانے والے کی آواز پر لپیک کہی اور نہ ان چیزوں کی طرف راغب ہوئے جن کی تو نے رغبت دلائی تھی اور نہ ان چیزوں کے مشتاق ہوئے جن کا تو نے اشتیاق دلایا تھا۔

وہ تو اسی مردار دنیا پر ٹوٹ پڑے کہ جسے نوح کھانے میں اپنی عزت آبرو گنوار ہے تھے اور اس کی چاہت پر ایک کر لیا تھا۔ جو شخص کسی شے سے بے تحاشا محبت کرتا ہے تو وہ اس کی آنکھوں کو اندھا، دل کو مریض کر دیتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے تو بیمار آنکھوں سے، سنتا ہے تو نہ سننے والے کانوں سے۔ شہوتوں نے اس کی عقل کا دامن چاک کر دیا ہے اور دنیا نے اس کے دل کو مردہ بنا دیا ہے اور اس کا نفس اس پر مر مٹا ہے۔ یہ دنیا کا اور ان لوگوں کا جن کے پاس کچھ بھی وہ دنیا ہے بندہ و غلام بن گیا ہے۔ جدھر وہ مڑتی ہے ادھر یہ مڑتا ہے، جدھر اس کا رخ ہوتا ہے ادھر ہی اس کا رخ ہوتا ہے۔ نہ اللہ کی طرف سے کسی روکنے والے کے کہنے سننے سے وہ رکتا ہے اور نہ ہی اس کے کسی وعظ و پند کرنے والے کی نصیحت مانتا ہے۔ حالانکہ وہ ان لوگوں کو دیکھتا ہے کہ جنہیں عین غفلت کی حالت میں وہاں پر جکڑ لیا گیا کہ جہاں نہ تدارک کی گنجائش اور نہ دنیا کی طرف پلٹنے کا موقعہ ہوتا ہے اور کس طرح وہ

أَتَهُمْ لَمْ يَعْبُدُواكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ، وَ لَمْ يُطِيعُوكَ حَقَّ طَاعَتِكَ.

سُبْحَانَكَ خَالِقًا وَ مَعْبُودًا! بِحُسْنِ بَلَائِكَ عِنْدَ خَلْقِكَ، خَلَقْتَ دَارًا وَ جَعَلْتَ فِيهَا مَادِبَةً: مَشْرَبًا وَ مَطْعَمًا، وَ أَرْوَاجًا وَ خَدَمًا، وَ قُصُورًا وَ أَنْهَارًا، وَ زُرُوعًا وَ شِمَارًا.

ثُمَّ أَرْسَلْتَ دَاعِيًا يَدْعُو إِلَيْهَا، فَلَا الدَّاعِيَ أَجَابُوا، وَ لَا فِيهَا رَغَبَتْ رَغْبُوا، وَ لَا إِلَى مَا شِئْتُ إِلَيْهِ اسْتَأْتَقُوا.

أَقْبَلُوا عَلَى جِيفَةٍ قَدِ افْتَضَحُوا بِأَكْلِهَا، وَ اصْطَلَحُوا عَلَى حَبِّهَا، وَ مَنْ عَشِقَ شَيْئًا أَعشى بَصَرَهُ، وَ أَمْرَضَ قَلْبَهُ، فَهُوَ يَنْظُرُ بِعَيْنٍ غَيْرِ صَاحِبِحَةٍ، وَ يَسْمَعُ بِأُذُنٍ غَيْرِ سَمِيعَةٍ، قَدِ حَرَقَتْ الشَّهَوَاتُ عَقْلَهُ، وَ أَمَاتَتِ الدُّنْيَا قَلْبَهُ، وَ وَلِهَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ، فَهُوَ عَبْدٌ لَهَا، وَ لِمَنْ فِي يَدَيْهِ شَيْءٌ مِّنْهَا، حَيْثُمَا زَالَتْ زَالَ إِلَيْهَا، وَ حَيْثُمَا أَقْبَلْتَ أَقْبَلَ عَلَيْهَا، لَا يَنْزِجُ مِنَ اللَّهِ بِزَاجِرٍ، وَ لَا يَتَّعِظُ مِنْهُ بِوَاعِظٍ، وَ هُوَ يَرَى الْمَأْخُودِينَ عَلَى الْغُرَّةِ، حَيْثُ لَا إِقَالَهَ لَهُمْ وَ لَا رَجْعَةَ،

چیزیں ان پر ٹوٹ پڑیں کہ جن سے وہ بے خبر تھے اور کس طرح اس دنیا سے جدائی (کی گھڑی سامنے) آگئی کہ جس سے پوری طرح مطمئن تھے اور کیونکر آخرت کی ان چیزوں تک پہنچ گئے کہ جن کی انہیں خبر دی گئی تھی۔

اب جو مصیبتیں ان پر ٹوٹ پڑی ہیں انہیں بیان نہیں کیا جاسکتا، موت کی سختیاں اور دنیا چھوڑنے کی حسرتیں مل کر انہیں گھیر لیتی ہیں۔ چنانچہ ان کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور رنگتیں بدل جاتی ہیں۔ پھر ان (کے اعضاء) میں موت کی دخل اندازیاں بڑھ جاتی ہیں۔ کوئی ایسا ہوتا ہے کہ پہلے ہی اس کی زبان بند ہو جاتی ہے، در صورتیکہ اس کی عقل درست اور ہوش و حواس باقی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے گھر والوں کے سامنے پڑا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور اپنے کانوں سے سنتا ہے اور ان چیزوں کو سوچتا ہے کہ جن میں اس نے اپنی عمر گواہی ہے اور اپنا زمانہ گزار دیا ہے اور اپنے جمع کیے ہوئے مال و متاع کو یاد کرتا ہے کہ جس کے طلب کرنے میں (جائز و ناجائز سے) آنکھیں بند کر لی تھیں اور جسے صاف اور مشکوک ہر طرح کی جگہوں سے حاصل کیا تھا۔ اس کا وبال اپنے سر لے کر اسے چھوڑ دینے کی تیاری کرنے لگا۔ وہ مال (اب) اس کے پچھلوں کیلئے رہ جائے گا کہ وہ اس سے عیش و آرام کریں اور گلچھرے اڑائیں۔ اس طرح وہ دوسروں کو تو بغیر ہاتھ پیر ہلائے یونہی مل گیا، لیکن اس کا بوجھ اس کی پیٹھ پر رہا اور یہ اس مال کی وجہ سے ایسا گروی ہوا ہے کہ بس اپنے کو چھڑا نہیں سکتا۔ مرنے کے وقت یہ حقیقت جو کھل کر اس کے سامنے آگئی تو ندامت سے وہ اپنے ہاتھ کاٹنے لگتا ہے اور عمر بھر جن چیزوں کا طلب گار رہا تھا اب ان سے کنارہ ڈھونڈتا ہے اور یہ تمنا کرتا ہے کہ جو اس مال کی وجہ سے اس پر

كَيْفَ نَزَلَ بِهِمْ مَا كَانُوا يَجْهَلُونَ،  
وَ جَاءَهُمْ مِنْ فِرَاقِ الدُّنْيَا مَا كَانُوا  
يَأْمُنُونَ، وَ قَدِمُوا مِنَ الْآخِرَةِ عَلَى  
مَا كَانُوا يُوعَدُونَ.

فَخَبِرُ مَوْصُوفٍ مَا نَزَلَ بِهِمْ: اجْتَبَعَتْ  
عَلَيْهِمْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ وَ حَسْرَةُ الْفُوتِ،  
فَفَتَرَتْ لَهَا أَظْرَافَهُمْ، وَ تَغَيَّرَتْ لَهَا  
الْوَانُهُمْ. ثُمَّ اِزْدَادَ الْمَوْتُ فِيهِمْ وَ لَوْجًا،  
فَحَبِيلَ بَيْنَ أَحَدِهِمْ وَ بَيْنَ مَنْطِقِهِ،  
وَ إِنَّهُ لَبَيْنَ أَهْلِهِ يَنْظُرُ بِبَصَرِهِ،  
وَ يَسْمَعُ بِأُذُنِهِ، عَلَى صِحَّةٍ مِّنْ عَقْلِهِ،  
وَ بَقَاءٍ مِّنْ لُّبِّهِ، يُفَكِّرُ فِيهِمْ أَفْنَى عُمُرِهِ،  
وَ فِيهِمْ أَذْهَبَ دَهْرُهُ! وَ يَتَذَكَّرُ أَمْوَالًا  
جَمَعَهَا، أَعْمَصَ فِي مَطَالِبِهَا، وَ أَخَذَهَا  
مِنْ مُصَرَّحَاتِهَا وَ مُشْتَبِهَاتِهَا، قَدْ لَزِمَتْهُ  
تَبِعَاتُ جَمْعِهَا، وَ أَشْرَفَ عَلَى فِرَاقِهَا،  
تَبَقَّى لِبَنٍ وَرَاءَهُ يَنْعَمُونَ فِيهَا،  
وَ يَتَمَتَّعُونَ بِهَا، فَيَكُونُ الْمَهْنَأُ لِغَيْرِهِ،  
وَ الْعِبَاءُ عَلَى ظَهْرِهِ. وَالْمُرءُ قَدْ عَلَقَتْ  
رُهُونُهُ بِهَا، فَهُوَ يَعْصُ يَدَهُ نَدَامَةً عَلَى مَا  
أَصْحَرَ لَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ مِنْ أَمْرِهِ، وَ يَزْهَدُ  
فِيهَا كَانِ يَرْغَبُ فِيهِ أَيَّامَ عُمُرِهِ، وَ يَتَمَتَّى  
أَنَّ الَّذِي كَانَ يَغْبِطُهُ بِهَا وَ يَحْسُدُهُ عَلَيْهَا

قَدْ حَاَزَهَا دُونَهُ. رشک و حسد کیا کرتے تھے (کاش کہ) وہی اس مال کو سمیٹتے نہ وہ۔

اب موت کے تصرفات اس کے جسم میں اور بڑھے، یہاں تک کہ زبان کے ساتھ ساتھ کانوں پر بھی موت چھا گئی۔ گھر والوں کے سامنے اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ نہ زبان سے بول سکتا ہے، نہ کانوں سے سن سکتا ہے، آنکھیں گھما گھما کر ان کے چہروں کو تکتا ہے، ان کی زبانوں کی جنبشوں کو دیکھتا ہے، لیکن بات چیت کی آوازیں نہیں سن پاتا۔ پھر اس سے موت اور لپٹ گئی کہ اس کی آنکھوں کو بھی بند کر دیا جس طرح اس کے کانوں کو بند کیا تھا اور روح اس کے جسم سے مفارقت کر گئی۔ اب وہ گھر والوں کے سامنے ایک مردار کی صورت میں پڑا ہوا ہے کہ اس کی طرف سے انہیں وحشت ہوتی ہے اور اس کے پاس پھٹکنے سے دور بھاگتے ہیں۔ وہ نہ رونے والے کی کچھ مدد کر سکتا ہے، نہ پکارنے والے کو جواب دے سکتا ہے۔ پھر اسے اٹھا کر زمین میں جہاں اس کی قبر بننا ہے لے جاتے ہیں اور اسے اس کے حوالے کر دیتے ہیں کہ اب وہ جانے اور اس کا کام اور اس کی ملاقات سے ہمیشہ کیلئے منہ موڑ لیتے ہیں۔

یہاں تک کہ نوشتہ (تقدیر) اپنی میعاد کو اور حکم الہی اپنی مقررہ حد کو پہنچ جائے گا اور پچھلوں کو اگلوں کے ساتھ ملا دیا جائے گا اور فرمان قضا پھر سرے سے پیدا کرنے کا ارادہ لیکر آئے گا تو وہ آسمانوں کو جنبش میں لائے گا اور انہیں پھاڑ دے گا اور زمین کو ہلا ڈالے گا اور اس کی بنیادیں کھوکھلی کر دے گا اور پہاڑوں کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ دے گا اور وہ اس کے جلال کی ہیبت اور قہر و غلبہ کی دہشت سے آپس میں ٹکرانے لگیں گے۔ وہ زمین کے اندر سے سب کو نکالے گا اور انہیں سڑگل جانے کے بعد پھر از سر نو تروتازہ کرے گا اور متفرق و پراگندہ ہونے

فَلَمْ يَزَلِ الْمَوْتُ يُبَالِغُ فِي جَسَدِهِ حَتَّى خَالَطَ لِسَانَهُ سَمْعُهُ، فَصَارَ بَيْنَ أَهْلِهِ، لَا يَنْطِقُ بِلسَانِهِ، وَ لَا يَسْمَعُ بِسَمْعِهِ: يُرَدِّدُ طَرْفَهُ بِالنَّظَرِ فِي وُجُوهِهِمْ، يَرَى حَرَكَاتِ أَلْسِنَتِهِمْ، وَ لَا يَسْمَعُ رَجْعَ كَلَامِهِمْ. ثُمَّ أَرْدَادَ الْمَوْتُ التِّيَابِطَا بِهِ، فَقَبِضَ بَصَرَهُ كَمَا قَبِضَ سَمْعَهُ، وَ خَرَجَتِ الرُّوحُ مِنْ جَسَدِهِ، فَصَارَ جِيفَةً بَيْنَ أَهْلِهِ، قَدْ أَوْحَشُوا مِنْ جَانِبِهِ، وَ تَبَاعَدُوا مِنْ قُرْبِهِ. لَا يُسْعِدُ بَاكِيًا، وَ لَا يُجِيبُ دَاعِيًا. ثُمَّ حَمَلُوهُ إِلَى مَخْطِ فِي الْأَرْضِ، فَأَسْلَمُوهُ فِيهِ إِلَى عَمَلِهِ، وَ انْقَطَعُوا عَنْ زَوْرَتِهِ.

حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ، وَ الْأَمْرُ مَقَادِيرُهُ، وَ الْحَقُّ أَخِرُ الْخَلْقِ بِأَوْلِيهِ، وَ جَاءَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ مَا يُرِيدُهُ مِنْ تَجْدِيدِ خَلْقِهِ، أَمَادَ السَّمَاءِ وَ فَطَرَهَا، وَ أَرَجَّ الْأَرْضَ وَ أَرْجَفَهَا، وَ قَلَعَ جِبَالَهَا وَ نَسَفَهَا، وَ ذَكَ بَعْضُهَا بَعْضًا مِنْ هَيْبَةِ جَلَالَتِهِ وَ مَخُوفِ سَطْوَتِهِ، وَ أَخْرَجَ مَنْ فِيهَا، فَجَدَّدَهُمْ بَعْدَ إِخْلَاقِهِمْ، وَ جَمَعَهُمْ

کے بعد پھر یکجا کر دے گا۔

پھر ان کے چھپے ہوئے اعمال اور پوشیدہ کارگزاریوں کے متعلق پوچھ گچھ کرنے کیلئے انہیں جدا جدا کرے گا اور انہیں دوحصوں میں بانٹ دے گا۔ ایک کو وہ انعام و اکرام دے گا اور ایک سے انتقام لے گا۔ جو فرمانبردار تھے انہیں جزا دے گا کہ وہ اس کے جو ار رحمت میں رہیں اور اپنے گھر میں انہیں ہمیشہ کیلئے ٹھہرا دے گا کہ جہاں اترنے والے پھر کوچ نہیں کیا کرتے اور نہ ان کے حالات ادا لتے بدلتے رہتے ہیں اور نہ انہیں گھڑی گھڑی خوف ستاتا ہے، نہ بیماریاں ان پر آتی ہیں، نہ انہیں خطرات درپیش ہوتے ہیں اور نہ انہیں سفر ایک جگہ سے دوسری جگہ لئے پھرتے ہیں۔

اور جو نافرمان ہوں گے انہیں ایک برے گھر میں پھینکے گا اور ان کے ہاتھ گردن سے (کس کر) باندھ دے گا اور ان کی پیشانیوں پر لٹکنے والے بالوں کو قدموں سے جکڑ دے گا اور انہیں تارکول کی قمیضیں اور آگ سے قطع کئے ہوئے کپڑے پہنائے گا (یعنی ان پر تیل چھڑک کر آگ میں جھونک دے گا)۔ وہ ایسے عذاب میں ہونگے کہ جسکی تپش بڑی سخت ہوگی اور (ایسی جگہ میں ہوں گے کہ جہاں) ان پر دروازے بند کر دیئے جائیں گے اور ایسی آگ میں ہونگے کہ جس میں تیز شرارے، بھڑکنے کی آوازیں، اٹھتی ہوئی لپٹیں اور ہولناک چیخیں ہوں گی۔ اس میں ٹھہرنے والا نکل نہ سکے گا اور نہ ہی اسکے قیدیوں کو فدیہ دیکر چھڑایا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کی بیڑیاں ٹوٹ سکتی ہیں۔ اس گھر کی کوئی مدت مقرر نہیں کہ اس کے بعد مٹ مٹا جائے، نہ رہنے والوں کیلئے کوئی مقررہ میعاد ہے کہ وہ پوری ہو جائے (تو پھر چھوڑ دیئے جائیں)۔

بَعْدَ تَفَرُّقِهِمْ.

ثُمَّ مَيَّزَهُمْ لِمَا يُرِيدُ مِنْ مَسْئَلَتِهِمْ  
عَنْ خَفَايَا الْأَعْمَالِ وَ خَبَايَا الْأَفْعَالِ، وَ  
جَعَلَهُمْ فَرِيقَيْنِ: أُنْعَمَ عَلَى هَؤُلَاءِ وَ  
أَنْتَقَمَ مِنْ هَؤُلَاءِ. فَأَمَّا أَهْلُ الطَّاعَةِ  
فَأَثَابَهُمْ بِجَوَارِهِ، وَ خَلَدَهُمْ فِي دَارِهِ،  
حَيْثُ لَا يَطْعَنُ النَّزَالُ، وَ لَا تَتَغَيَّرُ بِهِمُ  
الْحَالُ، وَ لَا تَتَوَبُّهُمْ الْأَفْرَاعُ، وَ لَا تَنَالُهُمُ  
الْأَسْقَامُ، وَ لَا تَعْرِضُ لَهُمُ الْأَخْطَارُ، وَ لَا  
تُشْخِصُهُمُ الْأَسْفَارُ.

وَ أَمَّا أَهْلُ البُعْصِيَّةِ فَأَنزَلَهُمْ شَرَّ دَارٍ،  
وَ غَلَّ الْأَيْدِي إِلَى الْأَعْنَاقِ،  
وَ قَرَنَ النَّوَاصِيَ بِالْأَقْدَامِ،  
وَ أَلْبَسَهُمْ سَرَائِبَ القَطْرَانِ،  
وَ مَقَطَّعَاتِ النَّيْرَانِ، فِي عَذَابٍ  
قَدِ اشْتَدَّ حَرُّهُ، وَ بَابٍ قَدْ أُطْبِقَ  
عَلَى أَهْلِهِ، فِي نَارٍ لَهَا كَلْبٌ وَ لَجَبٌ،  
وَ لَهَبٌ سَاطِعٌ، وَ قَصِيفٌ هَائِلٌ،  
لَا يَطْعَنُ مَقِيمُهَا، وَ لَا يُفَادَى  
أَسِيرُهَا، وَ لَا تُفْصَمُ كُبُولُهَا.  
لَا مَدَّةٌ لِلدَّارِ فَتَفْنِي، وَ لَا أَجَلٌ لِلقَوْمِ  
فَيَقْضَى.

[اِسْخَابُ: فِى ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ] [اسی خطبہ کا یہ جز بنی ﷺ کے متعلق ہے]

انہوں نے (اس) دنیا کو ذلیل و خوار سمجھا اور پست و حقیر جانا اور جانتے تھے کہ اللہ نے ان کی شان کو بالاتر سمجھتے ہوئے دنیا کا رخ ان سے موڑا ہے اور اسے گھٹیا سمجھتے ہوئے دوسروں کیلئے اس کا دامن پھیلا دیا ہے، لہذا آپ نے دنیا سے دل ہٹالیا اور اس کی یاد اپنے نفس سے مٹا ڈالی اور یہ چاہتے رہے کہ اس کی سچ دھج ان کی نظروں سے اوجھل رہے کہ نہ اس سے عمدہ عمدہ لباس حاصل کریں اور نہ اس میں قیام کی آس لگائیں۔ انہوں نے عذر تمام کرتے ہوئے اپنے پروردگار کا پیغام پہنچا دیا اور ڈراتے ہوئے اُمت کو پند و نصیحت کی اور خوشخبری سناتے ہوئے جنت کی طرف دعوت دی۔

ہم نبوت کا شجرہ، رسالت کی منزل، ملائکہ کی فرودگاہ، علم کا معدن اور حکمت کا سرچشمہ ہیں۔ ہماری نصرت کرنے والا اور ہم سے محبت کرنے والا رحمت کیلئے چشمِ براہ ہے اور ہم سے دشمنی و عناد رکھنے والے کو قہر (الہی) کا منتظر رہنا چاہیے۔

--☆☆--

### خطبہ (۱۰۸)

اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈنے والوں کیلئے بہترین وسیلہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا ہے اور اس کی راہ میں جہاد کرنا کہ وہ اسلام کی سر بلند چوٹی ہے اور کلمہ توحید کہ وہ فطرت (کی آواز) ہے اور نماز کی پابندی کہ وہ عین دین ہے اور زکوٰۃ ادا کرنا کہ وہ فرض و واجب ہے اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا کہ وہ عذاب کی سپر ہیں اور خانہ کعبہ کا حج و عمرہ بجا لانا کہ وہ فقر کو دور کرتے اور گناہوں کو دھو دیتے ہیں اور

قَدْ حَقَّرَ الدُّنْيَا وَ صَغَّرَهَا، وَ اَهْوَنَ بِهَا وَ هَوَّنَهَا، وَ عَلِمَ أَنَّ اللّٰهَ زَوَّاهَا عَنْهُ اِخْتِيَارًا، وَ بَسَطَهَا لِغَيْرِهِ اِخْتِقَارًا، فَاعْرَضَ عَنِ الدُّنْيَا بِقَلْبِهِ، وَ اَمَاتَ ذِكْرَهَا عَنْ نَفْسِهِ، وَ اَحَبَّ اَنْ تَغِيْبَ زَيْنَتُهَا عَنْ عَيْنِهِ، لِكَيْلَا يَتَّخِذَ مِنْهَا رِيَاسًا، اَوْ يَرْجُوَ فِيْهَا مَقَامًا. بَلَّغَ عَنْ رَبِّهِ مُعْذِرًا، وَ نَصَحَ لِاُمَّتِهِ مُنْذِرًا، وَ دَعَا اِلَى الْجَنَّةِ مُبَشِّرًا.

لَحْنُ شَجَرَةِ النَّبُوَّةِ، وَ مَحَطُّ الرِّسَالَةِ، وَ مُخْتَلَفُ الْمَلٰئِكَةِ، وَ مَعَادِنُ الْعِلْمِ، وَ يَنَابِيعُ الْحِكْمِ، نَاصِرُنَا وَ مُجِبْنَا يَنْتَظِرُ الرَّحْمَةَ، وَ عَدُوْنَا وَ مُبْغِضْنَا يَنْتَظِرُ السَّطْوَةَ.

-----☆☆-----

### (۱۰۸) وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَوَسَّلَ بِهِ الْمُتَوَسِّلُونَ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ الْاِيْمَانُ بِهِ وَ بِرَسُولِهِ، وَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهِ فَاتَّهُ ذُرْوَةُ الْاِسْلَامِ، وَ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ فَاتَّهَا الْفِطْرَةُ، وَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ فَاتَّهَا الْمِلَّةُ، وَ اِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ فَاتَّهَا فَرِيضَةٌ وَ اِجْبَةٌ، وَ صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاتَّهُ جُنَّةٌ مِنَ الْعِقَابِ، وَ حَجُّ الْبَيْتِ وَ اِعْتِمَادُهُ فَاتَّهَمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَ يَرْحَضَانِ الدَّنْبَ،